فحش گانوں کا عذاب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی شرفنا بِصیامِ شَهرِ رمَضَانَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَی الَّذِیْ انزل علیہ القُرآنَ وَ عَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ :

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَۃُ فِیْ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ . یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

مَوْلَایَ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

مُنَزَّہٌ عَنْ شَرِیْکٍ فِیْ مَحَاسِنِہٖ

فَجَوْھَرُ الْحُسْنِ فِیْہِ غَیْرُ مُنْقَسِمٖ

یَا اَکْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِیْ مَنْ اَلُوْذُ بِہٖ

سِوَاکَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمٖ

مَوْلَایَ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ جلالہٗ وعمّ نوالہٗ وَاَتمّ بُرھانہٗ اعظم شانہٗ کی حمد وثناء اور حضور سرورِ کائنات، مفخرِ موجودات، زینتِ بزمِ کائنات، دستگیرِ جہاں، غمگسارِ زماں، سیّدِ سروراں احمدِ مجتبیٰ جنابِ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم کے دربارِ گوہر بار میں ہدیۂ درودوسلام عرض کرنے کے بعد:

محترم سامعین! آج ماہِ رمضان المبارک کا دوسرا جمعۃ المبارک ہے۔ رمضان مقدس کا بخشش والا عشرہ شروع ہو چکا ہے، ہر طرف میرے اللہ کی بخشش کے بادل منڈلا رہے ہیں میری دعا ہے کہ خالقِ کائنات جلّ جلالہٗ ہم سب کو بخشش ومغفرت عطا فرمائے۔ آمین

اللہ جل جلالہٗ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ الفاظ کو تاثیر عطا فرمائے، اندازِ بیان کو تفہیم عطا فرمائے، سننے سنانے کے بعد اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آج نہایت ہی اہم موضوع ''فحش گانوں کا عذاب'' پر گفتگو کا ارادہ ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم سے بندۂ ناچیز کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ کوئی برائی...... فکری ہو یا عملی...... اس کے روک تھام اور خاتمے کیلئے قرآن وسنت کی تعلیمات کو عام کروں۔ آج صبح آپ نے ''فہمِ دین کورس'' کے موضوعات میں سے ''مسئلہ علم غیب'' پر گفتگو سماعت فرمائی۔ وہ موضوع اعتقادی بگاڑ کی اصلاح کیلئے تھا اور کچھ لوگوں کی فکری غلطیوں کی اصلاح کیلئے تھا۔ یہ موضوع ''فحش گانوں کا عذاب'' عملی بگاڑ کی اصلاح کیلئے ہے۔

آج اُمّتِ مُسلمہ کا کارواں جس مقام پر پہنچ چکا ہے وہاں یہ کارواں بہت سے مسائل سے دوچار ہے۔ بہت سی پریشانیاں دُرپیش ہیں۔ جہاں مختلف قسم کے بیرونی خطرات درپیش ہیں وہاں اندرونی طور پر معیشت کے مسائل ہیں۔ معاشرت کے مسائل ہیں۔ اپنے وجود اور بقا کے مسائل ہے۔ بین الاقوامی چیلنجز ہیں۔ ایسے اہم موڑ پہ بہت سے امراض ہیں جنہوں نے جسدِ ملّت کو کمزور کیا ہے ان میں سے ایک مرض جو

ناسُور کی شکل اختیار کر گیا ہے وہ ''فحاشی اور عُریانی'' ہے۔ اس کی وجہ سے پوری اُمتِ مُسلمہ کا اجتماعی مزاج متاثر ہوا ہے۔ اس سے اُمّت مُسلمہ کا پاکیزہ ماحول خراب ہو گیا ہے۔ مسلم سوسائٹی کا تقدس جس کی وجہ سے ہمارے اسلامی معاشرے پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کے دائمی سائے ہوا کرتے تھے وہ ہٹتے جا رہے ہیں۔

فحاشی اور بے حیائی کا ایسا طوفانی سیلاب آیا کہ دیکھتے ہی دیکھتے پورا اسلامی ماحول اس طوفانِ بدتمیزی میں ڈوب گیا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جب راوی یا چناب میں سیلاب آئے تو اس سیلاب سے جانیں ضائع ہو جاتی ہیں، زمینیں خراب ہو جاتی ہیں، فصلیں برباد ہو جاتی ہیں، گھر گر جاتے ہیں۔ مگر جونہی اس سیلاب کا خطرہ محسوس ہوتا ہے اس کے بچاؤ کی احتیاطی تدابیر اختیار کی جاتی ہیں لیکن پھر بھی سیلاب اپنا کام دکھا جائے تو امدادی ٹیمیں تیار کی جاتی ہیں۔ ہر متاثرہ جگہ پر ضرورت کے مطابق کیمپ لگائے جاتے ہیں تا کہ سیلاب زدگان کی مدد کی جائے، ان کو سیلاب کے اثرات سے بچایا جائے اور جو نقصان ہو چکا ہے اس کی تلافی کی جائے۔ مگر انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ جب شیطان کی پُرفریب اور پرُکشش سکیم پر اُمتِ مُسلمہ پر بے حیائی، فُحاشی اور عُریانی کا سیلاب آیا تو یہ سیلاب طوفانی سیلاب تھا، کسی علاقہ کیلئے مخصوص نہ تھا، شہروں میں آیا، قصبوں میں آیا، دیہاتوں میں آیا، محلوں میں آیا، گلیوں میں آیا، گھر گھر آیا، نہ صرف آیا بلکہ بہا کر لے گیا۔ ہر شہر، قصبہ، دیہات، گھر اس فُحاشی و عُریانی اور بے حیائی کے سیلاب میں ڈوب گیا۔ معاشرے کی نیک قوتیں سر چھپانے پر مجبور ہو گئیں۔ بندۂ مومن کی روحانیت کا شیشہ دھندلا ہو گیا۔ ٹھیک ہے اس میں اغیار کی سازشیں بھی ہیں۔ یہود و نصاریٰ کا ہاتھ بھی ہے۔ اس کے پیچھے شیطانی لشکر بھی تمام مکاریوں اور حیلہ بازیوں سے برسرِ پیکار ہے۔

یہ سیلاب نہ صرف آیا ہوا ہے بلکہ اس میں طُغیانی آتی جارہی ہے۔اس مقام پر انتہائی افسوس تو ان لوگوں پر ہے جو سیلاب میں ڈوبے ہوئے ہیں' مزید ڈوب رہے ہیں' پھر بھی سیلاب کو سیلاب نہیں سمجھتے ۔ سیلاب تو عذاب ہوتا ہے مگر یہ سیلاب کو اپنے لئے تفریح سمجھتے ہیں۔

یہ سیلاب بے حیائی کی صورت میں آیا' ناچ گانے کی صورت میں آیا، فُحش فلموں کی صورت میں آیا' گانے بجانے کی صورت میں آیا' مختلف قسم کے مزامیر اور آلاتِ لہو کی صورت میں آیا' مختلف قسم کے ذرائع ابلاغ سے آیا۔اس سیلابِ بدتمیزی نے مُسلم سوسائٹی (Muslim Society) کے فلک بوس ڈھانچے کو زمین بوس کر دیا' روحانی اَقدار اپنا تقدّس کھو بیٹھیں' لیکن جو اس سیلاب میں ڈوب رہے ہیں اس کی گرداب میں آہستہ آہستہ غرق ہوتے جارہے ہیں۔ مقام افسوس تو یہ ہے کہ ان کو خبر ہی نہیں کہ ہم ڈوبتے جارہے ہیں یا ڈوب چکے ہیں۔

؎ وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دِل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

سب سے بڑا لمحۂ فکر یہ تو یہ ہے کہ ڈوبنے والوں کو ڈوبنے کی خبر نہیں ۔ وہ شیطانی تھپیڑوں کی لپیٹ میں ہیں لیکن ان کو خبر نہیں کہ ہم اس سیلاب کی لپیٹ میں ہیں۔ اس طوفانِ بدتمیزی نے انہیں کپڑوں سے ننگا کر دیا ہے۔ ان کی خواتینِ خانہ...... ماں' بیوی' بہن' بیٹی' بھتیجیاں' .... اس سیلاب کی زَد میں ہیں۔سیلاب نے انہیں کپڑوں سے ننگا کر دیا ہے۔ وہ بظاہر کپڑے پہنے ہوئے ہیں لیکن ننگی ہیں۔ وہ بظاہر پڑھی لکھی ہیں لیکن دینی تعلیم اور اسلامی اقدار سے ناواقف ہونے کی بناء پر جاہل ہے۔ ان کی روحانی اقدار تباہ و برباد ہو چکی ہیں۔ ان کے بچے بچیاں ان مشاغل میں ہمہ وقت غرق ہیں

جنہوں نے ان کی جوانیوں کو‘ ان کی توانائیوں کو مضمحل کر دیا ہے۔

صاحبِ خانہ سمجھتا ہے کہ وہ اس سیلاب سے بچا ہوا ہے لیکن مکمل طور پر اس سیلاب کی زد میں ہے۔

میں اپنی آج کی گفتگو کے ذریعے رمضان المبارک کے مقدس عشرہ کے اندر اور ان مقدس لمحات کے اندر‘ ایک عظیم عملی پہلو کی طرف سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کے ضمیروں پر ایک دستک دینا چاہتا ہوں۔ میری دُعا ہے کہ خالقِ کائنات میری آواز کے اندر تاثیر پیدا کر دے اور ہم سب کو ان خطرات سے آگاہ کر دے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مقصد کے حصول کیلئے اس مقدس مشن کیلئے اقدامات کرنے کی توفیق عطا فرمائے جس کی وجہ سے ہمارے اسلامی معاشرے سے یہ لعنتیں ختم ہو جائیں۔

اگر ہم اپنے مقصد میں پوری طرح کامیاب نہ بھی ہوں تب بھی کم از کم ہم اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں روزِ قیامت یہ تو کہہ سکیں کہ یا اللہ جلّ جلالہٗ! ہم نے پوری کوشش کی تھی‘ ہم نے ان کو روکا تھا‘ ان کو متنبہ کیا تھا۔ سیلاب کی نشاندہی کی تھی۔ ان کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا تھا لیکن جو ڈوبے تھے وہ خود ڈوبے ہیں۔ یہ اپنی مرضی سے ڈوبے‘ ہم نے اس کے انجام سے خبردار کیا‘ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جوابدہی سے ڈرایا‘ جو ان کی مرضی ہے وہ یہ کریں لیکن ہمیں تو اس خطرناک ماحول میں‘ اس برائیوں میں ڈوبے ہوئے معاشرے کو بچانے کیلئے اپنا کردار ضرور ادا کرنا ہے۔

آج گانا بجانا عام ہے‘ فحش گانے عام ہیں‘ فلم بینی عام ہے‘ گھر گھر منی سینما گھر بن گئے‘ گھر گھر ٹی وی‘ وی سی آر‘ ڈش‘ کیبل نظر آ رہے ہیں۔ یہ تمام چیزیں شہوت کے اندر جوش لاتی ہیں۔ شرم وحیاء کا جنازہ نکل گیا ہے۔ پورے اسلامی ماحول پہ نحوستیں چھائی ہوئی ہیں۔

کوئی بھی پروگرام ہو‘ خواہ وہ ڈش یا کیبل سے دکھایا جار ہا ہو‘ خواہ وہ ٹی وی یا وی سی آر سے‘ خواہ وہ کسی بھی قسم کے ذرائع ابلاغ سے ہو اور اس سے انسانی حیاء متاثر ہو رہی ہو‘ اسلامی اقدار کو ضرب لگ رہی ہو‘ وہ سارے کے سارے اُمت مسلمہ کیلئے چیلنج ہیں اور ان سب کے خلاف اعلانِ جہاد کرنا اور ان کو ختم کرنے کیلئے اپنا کردار ادا کرنا ہر اُمتی پر فرض ہے۔

محترم سامعین! قرآن مجید فرقانِ حمید ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ یہ صرف دَم کرنے کے ہی کام نہیں آتا بلکہ ہمارے ہر شعبہ ہائے زندگی کیلئے مشعلِ راہ ہے‘ اس قرآن مجید میں خالقِ کائنات جَلّ جلالہٗ فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَۃُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ (پارہ ۱۸، سورہ النور، آیت ۱۹)

’’وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بُرا چرچا پھیلے ان کیلئے درد عذاب ہے دنیا اور آخرت میں‘‘۔

وہ لوگ جو مسلمانوں کے اندر فحاشی کو عام کرتے ہیں‘ بے حیائی کو پھیلاتے ہیں‘ بے حیائی کو پھیلانا پسند کرتے ہیں یا اس سے خوش ہوتے ہیں‘ خالق کائنات نے فرمایا:

لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ۔ ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔

خالق کائنات نہ صرف انہیں دنیا میں عذاب دے گا بلکہ آخرت میں بھی شدید عذاب دے گا۔

محترم سامعین! قرآنِ مجید برہانِ رشید نے ہر مسلمان کو‘ مسلم معاشرے کو‘ زندگی کیلئے ایک لاء (Law) دیا ہے۔ ہمارے چلنے پھرنے کا ایک طریقہ بتایا ہے۔ ہماری زبان کا ایک نصاب ہے۔ ہمارے کان کا ایک نصاب ہے‘ ہماری آنکھ کا ایک نصاب ہے۔ یہ

قرآن مجید کی دعوت جس کی دعوت کو ہمارے عظیم اسلاف نے قبول فرمایا۔ یہ اسلام جو ہمیں ورثاء میں ملا ہے محض چند باتوں کا نام نہیں ہے بلکہ ہماری پوری زندگی کا ایک قانون ہے ایک ضابطہ ہے جس نے ہماری ہر ہر سانس پے پہرہ لگا دیا ہوا ہے۔ اب ہمارا ہر سانس اس ضابطہ کے مطابق ہونا چاہیئے ۔ یہود و نصاریٰ کے ضابطہ کے مطابق ہمیں ایک سانس بھی نہیں لینا چاہیئے ۔ نبیٔ اکرم شفیعِ معظم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے:

يُنْبِتُ الْغِنَاءُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ ۔

گانے کی آواز دل میں یوں نفاق پیدا کرتی ہے جس طرح کہ پانی کھیتی اُگاتا ہے۔(سنن کبریٰ للبیہقی: ۱۰/۲۲۳ بیروت، کنز العمال: ۴۰۶۵۹ التراث الاسلامی)

دل کی زمین جسے اللہ نے اپنے جلووں کیلئے پیدا فرمایا تھا، اس دل کو اللہ تعالیٰ نے اتنا نورانی بنایا ہے کہ اگر انسان چاہے تو اسی میں اپنے خالق کے جلووں کو دیکھ سکتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دل کی یہ جو دھرتی ہے اس سرزمین پر بیرونی بداثرات کیسے پڑتے ہیں، یہ زمین کیسے خراب ہوتی ہے، اس میں منافقت کا بیج کیسے بویا جاتا ہے، انسان عملی فساد کا مرتکب کس طرح ہوتا ہے؟

حدیث شریف سے پتہ چلا کہ گانے بجانے کی آواز دل میں منافقت کا بیج بُو دیتی ہے۔ کتنے افسوس کا مقام ہے کہ آج اس اُمت مسلمہ کے افراد کہتے ہیں کہ ہم اس نام نہاد تفریح سے تھکاوٹ دور کر رہے ہیں ۔ بھلا یہ بھی کوئی گناہ ہے؟ ان گنہگاروں کا ہاضمہ اتنا تیز ہوگیا ہے کہ اتنے بڑے بڑے گناہوں کو گناہ ہی نہیں سمجھ رہے۔ سرکار نے ارشاد فرمایا کہ:

يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ۔

یہ غنا کی آواز، میوزک کی آواز، گانے بجانے کی آواز دل میں نفاق کا بیج بوتی ہے۔ کس طرح؟ فرمایا:

يُنْبِتُ الْمَاءُ الْبَقْلَ۔

جیسے زمین خشک ہو اور اس میں کوئی چیز اُگی ہوئی بھی نہ ہو۔ جب اس خشک زمین کو پانی دیا جاتا ہے تو اس میں بہت سی جڑی بوٹیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ فرمایا:

ایسے ہی جب یہ شیطانی پانی، یہ گندا پانی، کانوں سے ہوتا ہوا دل تک پہنچتا ہے وہ دل جو اللہ کے نور کا مرکز ہوتا ہے اس گندے شیطانی پانی سے اس میں منافقت کا بیج اُگ آتا ہے۔ آج سوچیں، غور وفکر کریں کہ کیا ہمارے دل کو خالق کائنات نے نفاق کی پیداوار کیلئے بنایا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے دل کو بے حیائی کا گڑھا نہیں بنایا تھا بلکہ اپنی معرفت کا مرکز بنایا تھا۔ اپنے نور کی تجلی گاہ بنایا تھا، بندۂ مومن کے دل کو اپنے انوار کا مسکن بنایا تھا اور یہ مسکن انوار وتجلیات کا مرکز ومسکن تب ہی رہے گا جب بندۂ مومن اپنے کانوں کو ان فحش اور بیہودہ گانوں سے، اپنی آنکھوں کو ان عریانی وفحاشی کے مناظر سے سنبھال کر رکھے گا۔ اے بندۂ مومن اپنے کانوں میں وہ آواز داخل نہ ہونے دے جو دل کے کاشانۂ نور کو اندھیروں اور سیاہیوں میں تبدیل کر دے۔

يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الْبَقْلَ۔

جیسے پانی سے کھیتی اُگتی ہے ایسے ہی فحش گانوں سے دل کی مقدس زمین میں نفاق اُگتا ہے یہ فحش گانوں کا پانی شیطان کا پیشاب ہے جو گانوں سے داخل ہوتا ہے اور دل کی مقدس اور معطر دھرتی کو بدبودار کر دیتا ہے اور اس کو تعفن اور ہر قسم کی بدبوؤں سے بھر دیتا ہے۔

سیّد عالم نورِ مجسّم، شفیعِ معظّم صلی اللہ علیہ وسلم کو بعطائے الٰہی خبر تھی کہ کیا کیا کچھ ہونے والا ہے اسی لئے پہلے ہی ہر طرح کی بیماریوں کی جہاں تشخیص کی وہاں ان بیماریوں کا علاج بھی بتایا۔ آپ نے اُمت مسلمہ کو مکمل نصاب دیا کہ میں تمہارا رسول ہوں، تم میرے اُمتی ہو، تمہاری زبان، تمہارا دل، تمہارا کان، تمہاری آنکھ میرے حکم کے تابع ہونی چاہیئے۔ اے میرے اُمتی! تمہیں زبان جو چلانی ہے تو میرے حکم پر چلانی ہے، کان سے جو سننا ہے میرے حکم کے مطابق سننا ہے، آنکھ سے جو دیکھنا ہے میرے حکم کے مطابق دیکھنا ہے، میں تمہارا رسول ہوں، میں نے تمہارے کانوں پر گانا باجا سننا حرام کر دیا ہے اور تمہاری زبان سے گندی بات کہنا حرام کر دیا ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

اَلْعَیْنَانِ زِنَاھُمَا النَّظَرُ وَالْاُذُنَانِ زِنَاھُمَا الْاِسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاہُ الْکَلَامُ وَالْیَدُ زِنَاھَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلُ زِنَاھَا الْخُطٰی۔ (مشکوٰۃ ص ۲۰، کتاب الایمان باب الایمان بالقدر پہلی فصل)

یعنی آنکھوں کا زنا (ناجائز) دیکھنا ہے۔ کانوں کا زنا (ناجائز) سننا ہے۔ زبان کا زنا (فحش) بولنا ہے۔ ہاتھوں کا زنا (حرام) پکڑنا ہے اور قدموں کا زنا (ناجائز) چلنا ہے۔

بالکل واضح ہے کہ ہر عضو کا ایک زنا ہے۔ کانوں کا زنا گانا سننا ہے، کانوں کی یہ بدکاری ہے۔ زبان سے فحش بات کہنا یہ زبان کی بدکاری ہے۔

اے مسلمان! غور کر سیّد عالم نور مجسم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ جَلَسَ اِلٰی قَیْنِہٖ یَسْمَعُ مِنْھَا صُبَّ فِیْ اُذُنِہٖ الْآنُکُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ (۷/۲/۵۱ دار الفکر بیروت)

جو کسی گویّن کے پاس گانا سننے بیٹھے اس کے کان میں قیامت کے

دن سیسہ ڈالا جائے گا۔

جو کسی رقاصہ کے پاس بیٹھا' کسی گویّن سے گانا سنا تو یہ جو بیٹھا ہے اس کا گناہ علیحدہ ہے اور اس کو دیکھنے کا گناہ علیحدہ ہے اور جو اس سے سنا اس کا گناہ علیحدہ ہے۔

اے مسلمان! جس کو آج تم سرور سمجھ رہے ہو' یہ سرور نہیں بلکہ بہت بڑا دھوکا ہے' یہ خوشی نہیں بلکہ غمی ہے' یہ زندگی نہیں بلکہ موت ہے' یہ تفریح نہیں بلکہ عذاب ہے۔ لہذا ان گانوں کو سن کر خوش نہ ہو' انہیں سرور نہ سمجھ' انہیں تفریح نہ سمجھ' مومن کی تفریح تو اللہ کا جلوہ ہے۔ مومن کی تفریح تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی تسبیح وتمہید ہے۔ مومن کیلئے باعثِ لذّت تو صلوٰۃ وسلام ہے۔ اچھی طرح سے سمجھ لے کہ ہمارا نصاب زندگی کچھ اور ہے یہ تو غیروں کا' اللہ کے باغیوں کا نصاب ہے جو آج ہمیں مختلف حیلوں بہانوں سے پڑھایا جا رہا ہے' دکھایا جا رہا ہے' دل کے اندر بٹھایا جا رہا ہے۔

اے مسلمان! کبھی اس کو تفریح نہ کہنا۔ یہ تفریح نہیں بلکہ یہ جہنم کے شعلے ہیں۔

حدیث شریف میں واضح طور پر آ گیا کہ جس نے گانا سنا اس کے کانوں کے اندر خالق کائنات کی طرف سے سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔ کس وجہ ہے؟ اس وجہ سے کہ اس نے اپنے کانوں کو سنبھال کے نہ رکھا' کیونکہ خالق کائنات نے کان اس لئے تو عطا نہیں فرمائے تھے کہ ان سے گانے باجے سنے جائیں۔ لہذا ان گانوں سے کوئی خوش نہ ہو' انہیں اپنا سرور نہ سمجھے' تفریح نہ سمجھے' مومن کی تفریح تسبیح الٰہی ہے۔ مومن کی تفریح صلوٰۃ وسلام ہے۔ المختصر ہمارا نصاب زندگی اور ہے اور غیروں کا اور ہے۔ یہ غیروں کی منصوبہ بندی ہے کہ وہ مختلف بہانوں سے ہمیں اپنا نصاب پڑھاتے جا رہے ہیں۔

خالق کائنات نے کانوں کو فحش گانے سننے کیلئے پیدا نہیں فرمایا تھا۔ لہذا جب ان کانوں کو خلافِ وضع استعمال کیا گیا تو خالق کائنات اس جرم کی پاداش میں جہنم کا سیسہ

پگھلا کر اس کے کانوں میں ڈالے گا۔ لہذا ہر مسلمان کو چاہیئے کہ اپنا احتساب بھی پیش نظر رکھے۔ یہ فرامین صرف سننے کیلئے نہیں، صرف اسٹیکر بنا کر لگا دینے کیلئے نہیں یا کسی خوبصورت سینری میں خوبصورت لکھوا کر دیوار سے لگا دیا جائے بلکہ اصل کام تو یہ ہے کہ ہم عملی طور پر دل کے فریم کے اندر سجائیں اور زندگی ان فرامین کے مطابق گزاریں۔

سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِسْتِمَاعُ الْمَلَاهِیْ مَعْصِیَةٌ وَالْجُلُوْسُ عَلَیْهَا فِسْقٌ وَالتَّلَذُّذُبِهَا الْکُفْرُ

گانا باجا سننا معصیت ہے اور اس سے لذت حاصل کرنا فسق ہے اور اس کو بیٹھ کر سننا ایک قسم کا کفر ہے۔

آپ اپنی سوسائٹی کا ماحول دیکھیں کہ آج نیکی کی قوت کو کس حد تک مجروح کر دیا گیا ہے۔ آج آلاتِ موسیقی گھر گھر، بازار بازار، دکان دکان، گاڑی گاڑی میں موجود ہیں۔ ڈرائیور اس کے بغیر گاڑی نہیں چلاتا، مزدور اس کے بغیر کام نہیں کرتا۔ مومن گانے بجانے، فحش موسیقی سے نہیں چلتا بلکہ مومن تو اللہ کے قرآن کی آیات سے چلتا ہے۔ لہذا ہر مومن اپنے اپنے پیکر کو صاف کرے، اپنے اپنے گاؤں کو صاف کرے، اپنے دفتروں کو ان شیطانی آلات سے صاف کریں، اپنی گاڑیوں کو اس سے صاف کریں۔ یہ پیغام گھر گھر، گلی گلی، بازار بازار پہنچا دو کہ ہم مومن ہیں، مومن کی زبان سے سچ نکلتا ہے اور مومن کے کان میں سچ ہی داخل ہوتا ہے۔ سرکار فرماتے ہیں:

وَالتَّلَذُّذُبِهَا الْکُفْرُ۔

یہ تو فسق ہے جس کو آج تم لذت کہہ رہے ہو اور جو اسے غور سے سنتا ہے، دل بہلاتا ہے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں وہ ایک قسم کے کفر کا ارتکاب کرتا ہے۔

مسلمانو! اپنے آپ کو بچاؤ' اپنی بیوی بچوں کو بچاؤ' اپنے عزیز و اقارب کو بچاؤ اور دوسرے مسلمان بھائیوں کو بچاؤ۔

کسی کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ خالق کائنات نے ہمیں گانے بجانے سے منع کیوں فرمایا؟ وہ ہم سے اپنے سجدے کروالے' روزے رکھوالے' ہم سے حج کروائے' ہم سے جہاد کروالے لیکن اللہ تعالیٰ یہ ہمارے کانوں' منہ' آنکھوں' پاؤں پر اس قسم کی پابندیاں کیوں لگا رہا ہے؟

آج مغرب زدہ گند ذہن لوگ مفکر' سکالر بن گئے ہیں اور اغیار کی بولی بولتے ہیں کہ عبادات تو ہوئیں لیکن اسلام جو پابندیاں لگاتا ہے یہ کیوں ہیں؟

صحابہ کرام ایک دفعہ سیّد عالم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی اپنے گھر والوں کے مسئلہ میں ان کی غیرت کا تذکرہ کر رہے تھے تو سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَاَنَا اَغْیَرُ مِنْہُ۔

خدا کی قسم! میں تمہارے سعد سے بھی زیادہ غیرت والا ہوں۔

وَاللّٰہُ اَغْیَرُ مِنِّیْ (بخاری شریف حدیث نمبر ۵۲۲۰)

اور میرا خدا مجھ سے بھی زیادہ غیرت والا ہے۔

یہ فرمانے کے بعد سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ (بخاری شریف ۵۲۲۰)

یہ اللہ کی غیرت کا تقاضا ہے کہ اللہ نے فواحش کو حرام کر دیا ہے۔

آپ غور فرمائیں کہ ایک ہے بندے کی غیرت اور ایک ہے مولا کی غیرت۔ بندے کی غیرت کا تقاضا ہے کہ کوئی میرے گھر میں داخل نہ ہو' کوئی میرے سوا میری

منکوحہ کے پاس نہ آئے لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ جس نے انسان کو پیدا فرمایا:

خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ (بخاری)

میں نے آدم (علیہ السلام) کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔

اے انسان! تم میرے بندے ہو' تم میرا کھاتے ہو' کھا کے بڑے ہوتے ہو اور پھر کھڑے شیطان کے ساتھ ہوتے ہو' حرام کے ساتھ کھڑے ہوتے ہو۔ میری غیرت یہ گوارا نہیں کرتی کہ بندہ میرا ہو' اسے رزق میں دوں اور کھڑا حرام کے ساتھ ہو' اس کی بنائی ہوئی حدود کی پرواہ نہ کرے۔

اللہ کی یہ غیرت ہے کہ وہ بے حیائی کو پسند نہیں فرماتا۔ لہٰذا اس نے فواحش کو حرام فرما دیا۔ اب اپنے خالق و مالک کی غیرت کا خیال کرو۔

اللہ نہیں چاہتا کہ میرا بندہ شیطان کے ساتھ کھڑا ہو' شیطان کے اشاروں پر ناچے' شیطان کا پیشاب تمہارے کانوں میں داخل ہو' اس نے تمہیں پاک پیدا کیا اور پاک و صاف رکھنا چاہتا ہے۔ لہٰذا اللہ کی غیرت کا خیال کرو اور فواحش کے قریب بھی نہ جاؤ۔

یہ کتنی بڑی بات ہے جس کو آج اُمت کے کچھ افراد ہضم کر گئے اور کہتے ہیں کہ ہم تو تفریح کر رہے ہیں۔ گانے بجانے میں کون سا گناہ ہے؟ یعنی بندہ اب اپنے خالق و مالک کی غیرت کو چیلنج کرتا ہے' اس کی غیرت کی حدود کو پھلانگتا ہے' اللہ کا سرکش اور باغی بنتا ہے۔ مومن ہونے کا تقاضا تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جس جگہ جانے' جس چیز کو سننے' جس کام کو دیکھنے سے منع فرمائے وہاں ہرگز ہرگز نہ جائے اور اُمت مسلمہ کے ہر فرد کو صدق دل سے ان حدود کو اپنے اوپر لاگو کرنا ہے۔

اسلام صرف آئیڈیالوجی (Ideology) کا نام نہیں بلکہ یہ آئیڈیالوجی اور پریکٹیکل (Practical) دونوں کے مجموعہ کا نام ہے۔ ہم اسلام کے قواعد وضوابط کا

زبان سے اقرار کرتے ہیں اور دل سے ان کی تصدیق کرتے ہیں۔ اسلام وہ دین ہے کہ جو ہر مسلمان کے کان کا بھی دین ہے، زبان کا بھی دین ہے، جسم کا بھی دین ہے، روح کا بھی دین ہے، دل کا بھی دین ہے، دماغ کا بھی دین ہے۔

بڑے افسوس کا مقام ہے کہ آج مسلم معاشرہ مکمل طور پر شیطان کی گرفت میں ہے۔ آج محلے محلے، گلی گلی شیطانی نظام کی شاخیں کھل چکی ہیں۔

حضرت انجشہ رضی اللہ عنہ ھادی تھے، ھادی اونٹوں کو چلاتا ہے، ھادی لمبا سفر ہو تو قصے سناتا ہے، مسافروں کا دل بہلاتا ہے اور قافلہ منزل پر پہنچ جاتا ہے۔ حضرت انجشہ جن کی آواز بڑی خوبصورت تھی۔ وہ ایک دفعہ قافلے میں قصہ سنا رہے تھے اور قافلہ کے اندر کچھ عورتیں بھی شریک تھیں، یہ کوئی گانا بجانا نہیں ہو رہا تھا، کسی قسم کی فحش گفتگو نہیں ہو رہی تھی، ایک صاف ستھری بات ہو رہی تھی اور حضرت انجشہ کی زبانی ہو رہی تھی۔

اب سید عالم نور مجسم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارک ملاحظہ فرمائیں

عَنْ اَنَسٍ کَانَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَادٍ یُّقَالُ لَہٗ اَنْجَشَۃُ وَ کَانَ حَسَنَ الصَّوْتِ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُوَیْدَکَ یَا اَنْجَشَۃُ لَا تَکْسِرِ الْقَوَارِیْرَ ۔

(مشکوۃ شریف ص ۴۱۰، کتاب الآداب باب البیان والشعر، تیسری فصل)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک حدی خوان تھا جس کو انجشہ کہا جاتا تھا اور وہ بڑا خوش الحان تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اے انجشہ! آہستہ، کچے شیشوں کو نہ توڑ دینا۔

غور فرمائیں:۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصمت کا کتنا خیال رکھا۔ کیونکہ ان کے

جذبات مچل سکتے ہیں۔ ان کے جذبات میں شدت وفراوانی آسکتی ہے۔ اے انجشہ! اپنی آواز کا خیال رکھو' کہیں تمہاری آواز سے خواتین کے دل کو ضرب نہ لگ جائے' ان کے شیشے ٹوٹ نہ جائیں۔ کہاں وہ حضرت انجشہ کی آواز اور کہاں آج کی بے حیائی' فحاشی' تھیٹر' ٹی وی' سینما گھر' کیبل اور آج کی ماڈرن جدت پسند مغرب زدہ جدید فیشن اور ساز وآواز کی دلدادہ عورت۔

سیّد عالم نور مجسم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمت مسلمہ کی خواتین کو اس حد تک پابند کیا کہ تم نے کہیں دیکھنا نہیں' کسی غیر مرد سے بلاوجہ گفتگو نہیں کرنی' تمہارے کانوں کا روزہ ہمیشہ کا ہے جو پوری زندگی میں جاری رہنا چاہیئے' تمہاری آنکھوں کا روزہ ہمیشہ کا ہے' تمہیں کہیں اور دیکھنے کی ضرورت نہیں۔ تمہیں اس حد کے اندر رہنا ہے جو شریعت نے تمہارے لئے مقرر کی ہے اور مردوں کو فرمایا کہ تم قصہ بھی ایسی آواز سے نہ سناؤ جس کی وجہ سے شیشے ٹوٹنے کا خطرہ پڑ جائے۔

مسلم شریف میں ہے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام ارج پر تھے جو کہ مدینہ منورہ سے تقریباً اٹھاسی (۸۸) میل کے فاصلہ پر ہے۔ اچانک ایک فنکار سامنے آیا جس کو آج کے لوگ شاعر کہتے ہیں۔ وہ شاعر نہیں وہ تو فی النار ہے۔ وہ جب سامنے آیا تو اس وقت وہ کچھ گا نہیں رہا تھا' اس کے پاس کسی قسم کے آلات لہو نہیں تھے' کوئی مزامیر نہیں تھا' کوئی ڈھول یا باجا نہیں تھا۔

جب وہ گندے گانے گانے والا' رومانس کی باتیں سنانے والا' فسق وفجور کی جھوٹی داستانیں سنانے والا' سامنے آتا ہے تو سرکار نے صحابہ کرام سے کیا فرمایا:

خُذُوا الشَّیْطَانَ

شیطان کو روکو۔ شیطان کو پکڑو

(مشکوٰۃ ص ۴۱۱، کتاب الآداب باب البیان والشعر تیسری فصل)

اگر چہ وہ بندہ تھا لیکن سرکار نے اسے شیطان کہا' کس وجہ سے شیطان کہا؟ اس لئے کہ وہ لوگوں کو گانے سناتا' لوگوں کے سامنے بے حیائی کی حرکات کرتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے برجستہ فرمایا:

خُذُوا الشَّیْطَانَ ۔ لوگو! یہ شیطان ہے۔

لیکن آج اس اُمت کی آنکھیں ٹی وی پر جمی ہوئی ہیں' سینما گھروں میں رَش ہے' شہرِ منافقت کی دوکانوں پر رش ہے۔ سرکار نے جن کو ملعون قرار دیا آج اُمت کے لوگ انہیں اعزاز دیں۔ سرکار نے جن کو شیطان قرار دیا آج اُمت کے لوگ ان کی آواز محفوظ کر کے پاس رکھیں اور گھر' دوکانوں اور سفر میں بھی ساتھ رکھیں اور ڈرائیور سے عرض گزار ہوں کہ سفر کے ساتھ ساتھ یہ شیطانی ذکر بھی ضرور ہونا چاہیئے۔ سرکار نے تو فرمایا کہ میں اسے دیکھنا نہیں چاہتا۔ اسے پکڑو یہ کہاں سے آ گیا لیکن آج لوگ اس کو اپنے سے علیحدہ کرنا گوارا نہیں کرتے۔ ان لوگوں پر کتنا افسوس ہے۔

آپ حضرات میری یہ باتیں ذہن میں رکھیں' یہ کیسٹیں' اپنے پاس رکھیں' گاڑیوں کے ڈرائیوروں کو سنائیں' مارکیٹوں اور بازاروں میں سنائیں۔ گھروں میں عورتوں' عزیز و اقارب کو سنائیں۔ یہ ہمارے دین کا حصہ ہے۔ کہیں یہ کتابوں میں بند نہ رہ جائے۔ ہم نے اس کو کھلم کھلا لوگوں تک پہنچانا ہے۔ کہیں آج کا مسلمان روزِ قیامت یہ نہ کہے کہ ہمیں تو پتہ ہی نہیں تھا کہ سرکار اس سے اتنا ناراض ہوتے ہیں۔ لہٰذا یہ پیغام سب تک پہنچاؤ کہ سرکار نے اس فن کار کو' اس ہدایت کار کو' اس شاعر کو' اس گانے والے کو الشیطان کہا۔ انسان نہیں شیطان کہا۔ شیطان سے پناہ مانگی جاتی ہے' شیطان پہ تھوکا جاتا ہے' شیطان کے وسوسے سے بھی پناہ مانگی جاتی ہے۔

لہٰذا ان فنکاروں، گلوکاروں قسم کے لوگوں سے آپ کو کسی بھی طرح کی محبت نہیں ہونی چاہیئے۔ ان سے کسی بھی قسم کا تعلق واسطہ نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ لوگ اس اُمت کی تباہی و تنزلی کے ذمہ دار ہیں۔ یہ جو ہر طرف فحاشی و عریانی ہے۔ یہود و نصاریٰ اور ہنود سے دل بستگی ہے۔ یہ جو گھر گھر، دکان دکان ان شیطانوں کی تصویریں لگی ہیں۔ یہ انہیں بیہودہ مکالمے بنانے اور بو لنے والوں کی وجہ سے ہے۔ ان فحش ڈائیلاگ بنانے اور بولنے والے شیطانوں نے بحا ی وعُر یانی اور بیہودہ گوئی کو اتنا عام کر دیا ہے کہ پوری اُمتِ مسلمہ کے پاکیزہ ماحول کو آتش فشاں بنا کر رکھ دیا ہے۔ یہ بے حیائی، فحاشی، بدکرداری انہیں لوگوں کی وجہ سے ہے۔ جنہیں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان فرمایا تھا۔ لہٰذا اے مسلمانو! اپنے آپ کو ان سے دور رکھو۔ انہیں تبلیغ کر کے یہ بات واضح کرو کہ یہ شیطانی کام ان کیلیئے کس قدر تباہ کن ہیں۔ اس قبر کا خیال کرو جہاں دردناک عذاب تمہارا انتظار کر رہا ہے۔ اس مذکورہ بالا فرمان کے بعد آپ نے ایک تاریخی جملہ ارشاد فرمایا:

لَاَنْ یَّمْتَلِیءَ جَوْفُ الرَّجُلِ قَیْحًا

(مشکوٰۃ، کتاب الآداب، باب البیان والشعر ص ۴۱۱)

اگر آدمی کا پورا پیٹ پیپ سے بھر جائے۔

ایک حدیث میں ہے:

یَرِیْہ : معناہٗ قَیحًا یا کُلُ جوفَہٗ و یُفْسِدُہٗ ۔

وہ پیپ جو اس کی آنتوں کو کھا جائے یعنی پیپ ہی پیپ ہو، پیپ ہی پیپ اُس کے پیٹ میں بھر جائے۔

خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّمْتَلِیءَ شِعْراً

تو یہ شعروں سے بھرے ہوئے ہونے کی نسبت اس کیلئے بہتر ہے۔

(مسلم شریف بحوالہ مشکوٰۃ، کتاب الآداب، باب البیان والشعر تیسری فصل ص ۴۱۱)

پیپ سے بھرا ہونا اس سے بہتر ہے کہ اس کے پیٹ میں کوئی گانا داخل ہو جائے۔

آج لوگ پورے کے پورے البم یاد کیے ہوئے ہیں۔نہیں آتا تو قرآن مجید نہیں آتا' نہیں آتی تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثنا نہیں آتی' نہیں آتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف وتوصیف نہیں آتی۔

ہمارے پاک محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے واضح فرمایا کہ لوگو! تمہیں پیپ سے کتنی نفرت ہے۔مگر یاد رکھنا یہ گانا باجا پیپ سے بھی زیادہ پلید ہے۔ پیپ سے بھی زیادہ گندہ ہے' پیپ سے زیادہ نقصان دہ ہے۔اس سے تمہیں پیپ سے بھی زیادہ نفرت کرنی چاہیئے۔

اے مسلمانو! اپنے بچوں' عزیز واقارب تک یہ بات پہنچاؤ' مسلم سوسائٹی (Muslim Society) تک یہ بات پہنچاؤ کہ یہ گانا باجا جہنم کے شعلے ہیں' یہ جہنم کی دہکتی ہوئی آگ ہے۔ یہ آتش نار ہے۔ یہ ان گندی کیسٹوں کے اندر' ان ٹیپ ریکارڈ روں کے اندر' یہ ان ویڈیو سینٹروں پر' ان ٹی وی سینٹروں پر' یہ کیبل ڈش سے جو شیطانی آوازیں آرہی ہیں یہ رونق نہیں' یہ بربادی ہے۔ یہ روشنی نہیں بلکہ قبر کا اندھیرا ہے۔ یہ خوشی ومسرت نہیں یہ جہنم کی نار ہے۔

اے اُمت مسلمہ! ہمارا سویرا' ہمارا نور قرآن مجید کی تعلیمات ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین ہے۔ اسلام نے جہاں ہم کو یہود ونصاریٰ سے ہٹ کر عقیدۂ توحید ورسالت دیا ہے وہیں ہم کو اسلامی تہذیب وتمدن بھی دیا ہے۔ یہود ونصاریٰ اور ہندوؤں کے تہذیب وتمدن کو اپنا تہذیب وتمدن نہ بناؤ۔ یہ تو اغیار کی سازش ہے' یہود ونصاریٰ کا پروپیگنڈہ ہے' یہ تو شیطانی لشکر کا کام ہے کہ ہم اس تہذیب کو اپنی تہذیب کا

لازمی جزو بنالیں جو ہماری تہذیب نہیں، جو ہمارا کلچر نہیں۔ اسلام ایسا ناقص نہیں ہے جو ہمیں دین تو دے مگر تہذیب وتمدن نہ دے۔ عقیدہ تو بتائے مگر کلچر نہ بتائے۔ اسلام تو وہ ہے جو ہمارا دین بھی ہے، ہمارا عقیدہ بھی ہے، ثقافت بھی ہے، ہمارا سب کچھ اسلام کے تابع ہے۔ لہذا ہمیں کسی سے تہذیب حاصل کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

سیّد عالم نور مجسم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صحابہ کرام کے سامنے یہ تہذیب رکھی تو صحابہ کرام پوری زندگی اس پر کاربند رہے۔ انہوں نے یہ پیغام آگے اُمتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پوری دیانتداری سے پہنچایا۔ یہ کتابوں کے اندر بند رکھنے والی باتیں نہیں بلکہ عام کرنے والی باتیں ہیں۔ اگر اب ہم اپنا پیغام آگے نہ پہنچائیں تو یہ اسلام سے بہت بڑی بے وفائی ہوگی۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ جو حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے شاگرد ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ جارہا تھا تو کیا ہوا؟

فَسَمِعَ مِزْمَاراً

کہیں کوئی بانسری بجارہا تھا، انہوں نے بانسری کی آواز سنی۔

جب حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے کانوں میں بانسری کی آواز پہنچی تو

فَوَضَعَ اِصْبَعَیْهِ فِیْ اُذُنَیْهِ

انہوں نے اپنی دونوں انگلیاں اپنے دونوں کانوں میں دے لیں۔

وَنَاٰعَنِ الطَّرِیْقِ اِلٰی جَانِبِ الْاٰخَرِ۔

وہ راستہ چھوڑ دیا، اس راستے سے دوسری جانب ہٹ گئے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کیونکہ بچہ تھا اس لئے میں سمجھ نہ سکا کہ انہوں نے ایسے کیوں کیا۔ انہوں نے اپنی دونوں انگلیاں اپنی کانوں میں دے

لیں اور راستہ چھوڑ دیا جب کافی دُور چلے گئے تو مجھ سے پوچھا:

ثُمَّ قَالَ لِیْ بَعْدَ اَنْ بَعُدَ یَا نَافِعُ هَلْ تَسْمَعُ شَیْاءً قُلْتُ لَا فَرَفَعَ اِصْبَعَیْهِ مِنْ اُذُنَیْهِ۔

(مشکوٰۃ کتاب الآداب باب البیان والشعر، تیسری فصل)

پھر کتنی ہی دیر بعد انہوں نے مجھ سے پوچھا:

اے نافع! کیا اب بھی تمہیں کوئی آواز آ رہی ہے۔

تو میں نے کہا۔ نہیں، اب نہیں آ رہی ہے۔ تو حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی انگلیاں کانوں سے باہر نکال لیں۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے عمل نے اُمت مسلمہ پر واضح کر دیا کہ ہمارے کان ایسے ہیں کہ ان میں ایسی آواز داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے۔ جس آواز کی وجہ سے کان بدکار ہو جائیں۔ جس آواز کی وجہ سے روحانیت ختم ہو جائے۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فوراً راستہ بدلا اور اس وقت تک اپنے کانوں میں انگلیاں رکھیں کہ جس وقت تک انہیں خطرہ تھا کہ کہیں آواز نہ آ جائے۔ پھر تصدیق کروانے کے بعد کہ اب آواز نہیں آ رہی پھر اپنی انگلیاں اپنے کانوں سے باہر نکالیں۔ حضرت نافع حدیث بیان کرتے ہوئے کتنی احتیاط فرما رہے ہیں کہ آپ فرماتے ہیں کہ شاید تم میرے بارے میں پوچھو کہ پھر تم کیوں آواز سن رہے تھے۔ آپ فرماتے ہیں:

قَالَ نَافِعٌ وَّکُنْتُ اِذْ ذَاکَ صَغِیْرًا۔

(مشکوٰۃ باب البیان والشعر ص ۴۱۱)

میں اس وقت بہت چھوٹا تھا۔ میں ان دنوں نو عمر تھا۔

میں چھوٹا بچہ تھا اور مجھے نہیں پتہ تھا کہ اس آواز سے شہوت اُبھرتی ہے یا اس سے کیا ہوتا ہے۔ اس لئے میں نے اپنے کانوں میں انگلیاں نہیں دی تھیں۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ایک دفعہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آواز سنی تو انہوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیں اور اس راستے کو چھوڑ دیا۔ اے نافع! میں نے تیرے سامنے یہ عمل اس لئے کیا ہے کہ ہمیں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے اسی طریقہ کی تعلیم دی ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد غلامی رکھنے والو! سرکار کی محبت میں نعرے لگانے والو! سید عالم نور مجسم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدس طریقہ تو یہ ہے جس کی وجہ سے کان صاف ستھرے رہتے ہیں۔ کان صاف رہتے ہیں تو پھر غیبی صدائیں آتی ہیں' القا ہوتا ہے' الہام ہوتا ہے۔ انسان کا باطن روشن رہتا ہے۔ جب کانوں کا نصاب چھوڑ دیا جائے اور کہہ دیا جائے کہ اسلام تو صرف چند چیزوں کا نام ہے تو پھر انسان حقیقی فلاح سے محروم رہ جاتا ہے۔

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہمیں یہ دعوت دے رہا ہے کہ ہم اپنے نصاب کے مطابق زندگی گزاریں۔ ہم اپنے کانوں پر پہرہ لگالیں۔ ان غیر نصابی سرگرمیوں سے اپنے کانوں کو محفوظ کرلیں۔ لیکن موجودہ حالات میں ہمیں بڑی دشواری کا سامنا ہوگا کیونکہ کوئی دوکان' بازار' محلّہ' گھر اس شیطانی جال کی گرفت سے باہر نہیں رہا لیکن آپ اپنے آپ سے اس کا آغاز کریں' پھر اپنے گھر سے بتدریج خاتمہ کریں۔ پختہ ارادہ کریں کہ میرا گھر اسلامی گھر ہے۔ اس میں اسلامی کام ہوں گے۔ اپنے گھر والوں پر واضح کریں کہ ہمارے محبوب پیغمبر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بحکم الٰہی یہ گانا باجا ہم پر حرام فرمادیا ہے۔ یہ ٹی وی' یہ میوزک' یہ گانا بجانا' یہ فلم' یہ ڈش' یہ کیبل' یہ وی سی آر ہمارے

نصاب کا حصہ ہی نہیں ہے' یہ ہمارا طریقہ ہی نہیں ۔ ہم ایسی گندھی شیطانی' یہود و ہنود کی تہذیب کے خلاف شدید احتجاج کرتے ہیں ۔ ہم اس سے قطع تعلق کا اعلان کرتے ہیں ۔ ہمارے لئے تو نمونہ سرکار کی ذات اقدس ہے ۔ ہمیں اپنے کانوں کو ہر اس آواز سے بچانا ہے جس کو سرکار ناپسند فرماتے تھے ۔ سرکار تو ایسی آوازوں پر اپنی انگلیاں دے لیا کرتے تھے ۔

حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طاہرہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ سیّد عالم نورِ مجسّم شفیعِ معظّم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ مَاتَ وَ عِنْدَهٗ جَارِيَةٌ مُغَنِّيَةٌ فَلَا تُصَلُّوْا عَلَيْهِ (۲۱/ص/۵۱/قرطبی)

سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اتنی سختی فرمائی کہ آپ نے فرمایا کہ ایک شخص جو اس حال میں مرا کہ اس کے گھر عورت تھی جو مُغنیا ہے ۔ وہ گانا گاتی ہے اور وہ شخص اس مغنیا سے گانا سنتا ہے اگرچہ وہ عورت اس کی لونڈی ہے جس سے گانا سنتا ہے ۔ اس شخص کے متعلق سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص اس حال میں مرا تو

لَا تُصَلُّوْا عَلَيْهِ ۔

اس کا جنازہ مت پڑھنا ۔

اندازہ کریں کہ عورت کی زبان سے گانا سننا کتنا بڑا گناہ ہے ۔ کیا یہ ٹی وی' وی سی آر' ریڈیو' کیسٹیں' کیبل' ڈش اسی مقصد کیلئے نہیں چلائے جاتے؟ سرکار نے اور سزاؤں کے علاوہ جو دوسری احادیث میں ہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اے عائشہ! میرا پیغام صحابہ تک پہنچا دینا ۔

لَا تُصَلُّوْا عَلَيْهِ ۔

ایسے شخص کا جنازہ بھی نہ پڑھنا ۔

یہ گانا سننا، موسیقی سننا اتنا معمولی جرم نہیں جتنا کہ عام طور پر سمجھا جا رہا ہے اگر یہ معمولی جرم ہوتا تو سرکار اس کے متعلق اتنی سختی نہ فرماتے۔ اس سے اسلام کا مکمل نظامِ حیاء درہم برہم ہو جاتا ہے۔ یہ شرم و حیاء اُمّتِ مسلمہ کا زیور ہے۔ جب یہ ہی نہ رہا تو مسلمانوں اور غیر مسلمانوں میں کیا فرق رہ جائے گا۔ یہ اُمّتِ مسلمہ کا یہود و ہنود سے واضح امتیاز ہے۔

آپ غور فرمائیں کہ مذکورہ بالا جو غناء کی حدیث بیان کی ہے اس میں صرف آواز کا ذکر ہے اس کے ساتھ ساز نہیں۔ صرف آواز ہے جس میں گندی اور بیہودہ باتیں نہیں، عشقیہ باتیں نہیں۔ لیکن آج کا غناء تو مزامیر، ڈانس، عشقیہ باتوں اور فحش کلمات سے پُر ہوتا ہے۔ صرف غناء ایک طرف اور دوسری طرف یہ تمام گندے لوازمات سمیت غناء یعنی مجموعہ حرام۔ وہ اشعار جن میں اچھی باتیں ہوتی ہیں۔ سرکار کی نعت ہوتی ہے۔ سرکار کی مدح سرائی ہوتی ہے وہ تو سرکار نے خود حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سنے لیکن میں ان اشعار کی بات کر رہا ہوں جن کو سن کر انسانی شہوت میں جوش آتا ہے۔ انسان کے باطن میں خباثت آتی ہے۔ شیطانی وسوسے گھیرتے ہیں۔ اگر یہ آواز ساز کے بغیر ہو تو حرام ہے لیکن جب یہ ساز کے ساتھ ہو گی تو اس کے اندر ڈبل (Double) حرمت داخل ہو جائے گی۔

سیّدِ عالم نورِ مجسّم شفیعِ معظّم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بُعِثْتُ بِكَسْرِ الْمَزَامِيْرِ ۔

(ج/۷/۲ص/۵۰ الجامع الاحکام القرآن قرطبی)

میں مزامیر کو توڑنے کیلئے آیا ہوں۔

بُعِثْتُ بِهَدْمِ الْمَزَامِيْرِ وَالطَّبْلِ ۔

میں ان ڈھولوں، باجوں اور سرنگیوں کو توڑنے کیلئے آیا ہوں۔

میری اُمت! یہ گھروں، دکانوں، بازاروں میں سنبھال کر رکھنے کی، خرید و فروخت کرنے کی چیزیں نہیں بلکہ یہ توڑنے کی چیزیں ہیں۔ جتنے بھی آلات لہو ہیں ان کو گھروں، دکانوں، بازاروں سے نکال باہر کرو۔ ان کا رکھنا تمہارے لئے جائز نہیں۔ ان کی آواز تمہارے کانوں میں نہ پہنچے کیونکہ اس آواز سے انسان کا دل منافقت کا گھر بن جاتا ہے۔

اب تمہیں اس پابندی کے ساتھ زندگی بسر کرنا ہے جو کہ تم پر عائد کی گئی ہے۔ نہ صرف خود کو پابند رکھنا ہے بلکہ اپنے گھروں کو بھی اس پابندی کے تحت رکھنا ہے اور فحاشی، عریانی و بے حیائی کے ماحول کے خلاف جہاد کرنا ہے۔ یہ پیغام اپنے محلّے سے شہر تک، شہر سے ملک تک اور آگے دنیا کے کونے کونے تک پہنچانا ہے۔ یہود و نصاریٰ اس میوزک کو آپ کی مسجدوں کی محرابوں تک پہنچانا چاہتے ہیں اور ہم نے اس کو اسلامی حدود سے نکال باہر کرنا ہے۔ ہم اپنی کوشش کر رہے ہیں وہ اپنی کوشش کر رہے ہیں۔ آپ سب بھی اس کوشش میں ہمارے ساتھ شریک ہو جائیں، پختہ ارادہ کر لیں۔

میں ہاتھ اٹھوا کر حلف نہیں لینا چاہتا۔ ہر شخص اپنے دل میں پختہ عہد کر لے، اپنے ضمیر کو اپنا گواہ بنا لے کہ میں کبھی بھی فلم بینی، محافل رقص و سرور کی طرف نہیں جاؤں گا۔

سیّدِ عالم نورِ مجسم شفیع معظم نے جب یہ پابندیاں لگوائیں تو روزِ محشر اللہ کی بارگاہ میں ان پابندیوں کے مطابق زندگی گزارنے والے اُمتی کے مقام کو بھی واضح فرمایا۔

حضرت محمد بن منکدر روایت بیان کرتے ہیں کہ قیامت کے دن جب بڑے بڑے بادشاہوں کے تاج اُتر جائیں گے اور جب بڑے بڑے فنکار فی النار ہوں گے۔ میدان محشر میں اللہ کی طرف سے ایک آواز دی جائے گی۔ وہ آواز کیا ہوگی؟

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَیْنَ عِبَادِیَ الَّذِیْنَ کَانُوْا

يُنَزِّهُوْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَسْمَاعَهُمْ عَنِ اللَّهْوِ وَ مَزَامِيْرِ الشَّيْطَانِ اَحِلُّوْهُمْ رِيَاضَ الْمِسْكِ اَخْبِرُوْهُمْ۔

(ج/۷/۲ص/۵۱، قرطبی)

فرشتو! میرے وہ بندے کہاں ہیں؟ میرے وہ بندے کہاں ہیں؟ فرشتے پوچھیں گے یا اللہ! کون سے بندے؟

فرمایا: میرے وہ بندے جو اپنے کانو نے باجے سے محفوظ رکھتے تھے۔

اَیْنَ عِبَادِیَ الَّذِیْنَ کَانُوْا یُنَزِّهُوْنَ ۔

جو اپنے کانوں کو گانے باجوں سے پاک رکھتے تھے۔ میرے وہ بندے کہاں ہیں؟

اگرچہ خالق کائنات سے کوئی چیز کوئی فعل، کوئی عمل چھپا ہوا نہیں لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ سب کو ان کی شان سے مطلع کرنے کیلئے یہ اعلان کروا رہا ہے کہ میرے وہ بندے کہاں ہیں؟ اعلان دیکھیں کس طرح کروایا جا رہا ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا؛

اَیْنَ جِیْرَانِیْ اَیْنَ جِیْرَانِیْ اَیْنَ جِیْرَانِیْ

محشر کا میدان ہے کوئی کسی کو نہیں پوچھ رہا لیکن کچھ لوگوں سے متعلق اللہ پوچھ رہا ہے وہ لوگ کون ہیں؟

اینا جیرانی میرے پڑوسی کہاں ہیں؟ میرے ہمسائے کہاں ہیں؟

فرشتوں نے عرض کیا یا اللہ!

فَتَقُوْلُ الْمَلَآئِکَۃُ یَا رَبَّنَا وَ مَنْ یَنْبَغِیْ لَہٗ اَنْ یُجَاوِرَکَ

اے اللہ! تیرا بھی کوئی پڑوسی ہوسکتا ہے؟ تیرا بھی کوئی ہمسایہ ہوسکتا ہے؟

اے اللہ! اے احکم الحاکمین! تیرا بھی کوئی پڑوسی ہوسکتا ہے؟

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے فرشتو! تمہیں نہیں معلوم کہ میں کن کو اپنا پڑوسی کہہ رہا ہوں؟

فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَيْنَ زُوَّارُ الْمَسَاجِدِ

کہاں ہیں وہ جو مسجدوں کے نمازی ہیں۔

اے فرشتو! میں انہیں اپنا پڑوسی کہہ رہا ہوں جو روزانہ مسجد میں آتے جاتے ہیں' نماز پڑھتے ہیں۔ خالق کائنات کا لوگوں کو نوازنے کا 'اعزاز دینے کا یہ انداز ہوگا۔ کہیں یہ ہے کہ میرے پڑوسی کہاں ہیں اور کہیں یہ ہے کہ کہاں ہیں وہ جو اپنے کانوں کو بچا بچا کر رکھتے تھے۔

جب فرشتے انہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر خدمت کریں گے تو اللہ تعالیٰ کیا فرمائے گا؟ فرشتو! لوگوں نے انہیں بڑا تنگ کیا' لوگوں نے انہیں بڑا رسوا کیا .... انہوں نے ڈرائیور کو گاڑی میں گانا بند کرنے کو کہا۔ ڈرائیور نے انہیں نیچے اُتار دیا۔ انہوں نے مالک دوکان کو گانے باجے سے روکا تو مالک نے انہیں نوکری سے برطرف کر دیا۔ انہوں نے بڑی مشکل سے وقت گزارا تھا۔ فرشتو

اَحِلُّوْهُمْ رِيَاضَ الْمِسْكِ

آج ان کو کستوری کے باغات میں داخل کر دو۔

روضہ نہیں ریاض۔ ریاض روضہ کی جمع ہے۔

آج انہیں کستوری کے باغات میں داخل کر دو۔

وَاَخْبِرُوْهُمْ اور ساتھ انہیں خبر کر دو۔

انی قَدْ اَحللتُ عَلَيْهِمْ رِضْوَانِىْ

کہ میں نے آج اپنی رضوان ان کیلئے حلال کر رکھی ہے۔

اے فرشتو! دنیا میں جس طرح کا کام ہوتا ہے' جس طرح کی مشقت ہوتی

اسی قسم کا بدلہ ملتا ہے۔ انہوں نے جو میری رضا کیلئے جو اپنے کانوں کو گانے، موسیقی سے بند کر کے رکھا تھا۔ آج ان کے کانوں کو بھی اس کا بدلہ ملنا چاہیئے۔

انہوں نے جو اپنے کانوں کو شیطان کی آوازوں سے سنبھال کر، بچا کر رکھا تھا تو آج ان کانوں کو بھی کوئی منفرد اعزاز سے نوازا جانا چاہیئے۔ وہ کیا اعزاز ہوگا؟ اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے فرمائے گا:

ثُمَّ یَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اَسْمِعُوْھُمْ حَمْدِیْ وَ شُکْرِیْ وَ ثَنَائِیْ

(ج/۷/۲ص/۱۵ الجامع الاحکام القرآن قرطبی)

اے فرشتو! تم ان کو سناؤ۔

کیا؟ حَمْدِیْ وَشُکْرِیْ وَ ثَنَائِیْ

میری حمد اور شکر و ثناء

فرشتے اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثناء بیان کر رہے ہوں گے اور یہ خوش قسمت اُمتی سن رہے ہوں گے۔

کان پاک وصاف رکھنے کا اعزاز کتنا ہے؟ خالق کائنات کے حکم پر جنت الفردوس میں اللہ کی تسبیح وتمہید، ثناء وتکبیر کے زمزمے جاری ہوں گے اور یہ اُمتی جھوم جھوم کر ان کانوں سے سن رہے ہوں گے۔ اللہ کی تسبیح ہو اور فرشتوں کا انداز ہو تو پھر کیسا عجیب منظر ہوگا۔ جب فرشتے کانوں کو اللہ کی حمد وثناء سنا رہے ہوں گے تو پھر ان کانوں کو حقیقی بہار ملے گی، تازگی ملے گی۔

اے گانے باجے سے اپنے کانوں کو محفوظ رکھنے والے انسان! دیکھ تیرا کتنا بڑا اعزاز ہوگا۔ کتنا اعلیٰ مقام حاصل ہوگا۔ فرشتے تیرے خادم بنے بیٹھے ہوں گے۔ جس طرح ماں بچے کو بڑے لاڈ پیار سے لوری سنا سنا کر سلاتی ہے۔ اسی طرح فرشتے بڑے

لاڈ پیار سے تیرے کانوں کو حمد وثناء الٰہی سنا رہے ہوں گے۔ یہ اعزاز اس کو حاصل ہوگا جو اس دنیا کی چندروزہ زندگی میں اپنے ان کانوں پر پابندی لگائے گا۔

اس کے بعد خالق کائنات تیسرا حکم فرمائے گا۔

اَخْبِرُوْهُمْ۔

سب سے پہلے فرمایا کہ ان کو کستوری کے باغات میں داخل کرو۔

پھر فرمایا ان کو خبر دو کہ ان کیلئے رضوان حلال ہے۔

پھر فرمایا کہ انہیں میری حمد وثناء اور شکر سناؤ۔

چوتھے نمبر پر فرمایا اخبروھم

اے فرشتو! میرے ان بندوں کو ایک خبر اور بھی دو۔ وہ کیا ہے؟

اَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔

موجیں کرو۔ تمہیں کوئی خوف وخطرہ نہیں ہے۔

یہ جنت تمہاری ہے۔ یہ باغات تمہارے ہیں۔ یہ حور وغلمان تمہارے ہیں۔ یہ جنت کی بہاریں تمہاری ہیں۔ یہ جنت کی نہریں تمہاری ہیں۔ یہ سب کچھ تمہارا ہے کیونکہ تم نے زندگی میرے لئے، میرے احکامات کے مطابق گزاری تھی۔

نبی اکرم نور مجسم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ اسْتَمَعَ اِلٰى صَوْتِ غِنَاء

جس نے کسی گوئین کی آواز کو سنا

لَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ اَنْ يَّسْمَعُ الرُّوْحَانِيِّيْنَ۔

وہ قیامت کے دن روحانیوں کی آواز نہیں سن سکے گا۔

پاک جگہ پلید چیز کو داخل نہیں ہونے دیا جاتا۔

آنکھیں پلید ہوں اور پھر سرکار کا دیدار ہو جائے!!

کان پلید ہوں اور پھر اس میں فرشتوں کی، روحانیوں کی، آواز داخل ہو جائے!!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ روحانیوں کی آوازیں نہیں سن سکیں گے

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا

مَنِ الرُّوْحَانِیُّوْن یَا رَسُوْلَ اللّٰه؟ (صلی اللہ علیہ وسلم)

کہ وہ روحانی کیا چیز ہیں کہ جن کی آواز سے محروم رہنا بہت بڑی محرومی قرار دیا جا رہا ہے کہ آج اپنے کانوں کو محفوظ رکھو ورنہ روحانیوں کی آواز نہ سُن سکو گے۔

نبی اکرم شفیع معظم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قَالَ قُرَّاءُ اَھْلِ الْجَنَّةِ (ج/۷/۲ص/۵۱، الجامع لاحکام القرآن قرطبی)

روحانی جنتیوں کے قاریوں کو کہا جاتا ہے۔

اہل جنت اور پھر ان کے قراء۔ ان روحانیوں کی تلاوت خالق کائنات نے ان کانوں کیلئے رکھی ہے جس نے گانے موسیقی داخل نہ ہونے دیئے اور جنہوں نے اپنے کانوں کو گندہ کیا وہ ان روحانیوں کی آواز نہیں سن سکیں گے۔

محترم سامعین! میں نے قرآن مجید کی ایک آیت اور احادیث مبارکہ سے ایک خاکہ آپ کے سامنے رکھا ہے۔ یہ کسی مفتی کا فتویٰ نہیں، میرے بھائیو! یہ تمہارے خالق و مالک کا قرآن ہے۔ یہ تمہارے محبوب پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین ہیں۔ احادیث مبارکہ ہیں۔ میں نے تو بحیثیت ترجمان آپ کے سامنے رکھ دی ہیں اور اپنی طرف سے اتمام حجت کر رہا ہوں تاکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گزار ہو سکوں کہ یا اللہ عزوجل! میں نے یہ پیغام علی الاعلان پہنچا دیا تھا کہ یہ گانا بجانا چاہے یہ ریڈیو سے ہو، کیسٹ سے ہو، ٹی وی سے ہو، ڈش سے ہو، کیبل سے ہو یا کسی بھی ذریعہ

سے ہوعذاب ہے' تباہی ہے' بربادی ہے۔ یہ نحوست ہے۔ یہ بے برکتی ہے۔اس سے خود کو بھی بچاؤ اور اپنے گھر والوں' عزیز و اقارب کو بھی بچاؤ۔ جب یہ معاشرہ اسلامی معاشرہ بن جائے گا تو پوری سوسائٹی اس عذاب سے بچ جائے گی او۔اللہ کی رحمتوں کا نزول ہوگا۔ حقیقی رحمتیں ...... جن سے معیشت درست ہو جائے گی۔ دلوں کے اندر اطمینان کا نور بھر جائے گا۔

محترم سامعین! یہ حکم الٰہی اور فرامین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے تقاضا کرتے ہیں کہ ہم کلمہ تو ان کا پڑھیں اور قانون اپنا چلائیں اور حیلے بہانے تراشیں کہ بیوی بچے تنگ کرتے ہیں۔ تھکاوٹ دور کرنے کیلئے' ذہنی سکون کیلئے یہ فحش پروگرام اور بیہودہ موسیقی سن لیتے ہیں۔ یہ معاشرے میں اتنا عام ہوگیا ہے کہ اس کے بغیر چارہ نہیں' سٹیٹس (Status) قائم رکھنے کیلئے ضروری ہے دوست احباب کے طعنے سننے پڑیں گے۔

خوب ہے تجھ کو شعارِ شاہِ بطحا کا پاس
کہہ رہی ہے زندگی تیری کہ تو مُسلم نہیں
جس سے تیرے حلقۂ خاتم میں گردوں تھا اسیر
اے سلیمان! تیری غفلت نے گوایا وہ نگیں
غافل! اپنے آشیاں کو آ کے پھر آباد کر
نغمہ زن ہے طور معنی پر کلیم نکتہ بین

اے اُمت مسلمہ! جب تک ہم نے سید عالم شفیع معظم نور مجسم کی اطاعت کی' آپ کی سنت مبارکہ کو اپنائے رکھا تو ہم غلق کے پیشوار ہے۔ جہاں بھر میں ہمارا سب سے اونچا وقار تھا۔ اب ہم اس سے دور ہو کر دوسروں کے ذہنی و جسمانی طور پر غلام ہو چکے ہیں۔ ہم اقوام عالم میں اپنا وقار گنوا چکے ہیں۔

جب ہم سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین کے مطابق اپنی زندگی گزاریں گے اور اپنے آپ کو ان کا پابند کرلیں اور اس چند روزہ زندگی میں اللہ کی غیرت کا خیال رکھیں گے اور فواحش سے بچیں گے تو یہاں بھی زندگی سنورے گی اور جنت میں بھی روحانیوں کی قرأت سے لطف اندوز ہوں گے اور خالق کائنات کے انعام واکرام سے بھی نوازے جائیں گے۔

محترم سامعین! اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ اے اللہ! ہمیں موجودہ دور کے فتنوں سے بچا۔

اے اللہ! مسلم خواتین کو شرم وحیاء عطا فرمایا۔ ان جوانوں کو شرم وحیاء عطا فرما

اے اللہ! ہمیں اپنے سایۂ عاطفت میں رکھ۔

وَآخِرُ دَعوٰنَا عَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ